امن ، صلح ،رواداری

تمہید

دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتاہو کہ وہاں امن و امان ہے اور لاقانونیت و دہشتگردی نہیں‌ہے۔مشرق ومغرب میں ،ترقی پذیر ممالک و اقوام میں اگر اس قابل نفرت عمل کا دور دورہ ہے تو ترقی یافتہ ممالک بھی اس سے پاک نہیں ہیں۔آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں کہ جن سے دنیا کا امن ختم ہوتا جاتا ہے اور ہر طرف خوف و ہراس پھیلتا جاتا ہے لہذا کچھ عرصہ پہلے برطانیہ کے مرکزی شہر لندن میں صبح کے وقت جبکہ لاکھوں لوگ اپنے کام پر جانے کے لئے بسوں اور زیر زمین گاڑیوں‌پر سفر کر رہے تھے، یکے بعد دیگرے بم دھماکے ہوئے جس سے لندن کے ذرائع آمدورفت یکدم بند ہوگئے۔خوف وہراس کی کیفیت طاری ہوگئی۔پچاس سے زائد لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے اور ابھی اندیشہ ہے کہ اس تعداد میں اوراضافہ ہوگا۔اسی طرح اس سے پہلے افغانستان ،عراق ،چیچنیا،انڈونیشیا ،سپین اور پاکستان میں بھی اسی قسم کے واقعات رونما ہوچکے ہیں۔معصوم انسانی جانوں کو تلف کرنا اور ایسے لوگوں کوظلم و بربریت کا نشانہ بنانا جن کی کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی نہ ہو، ایسا گھناؤنا ،قبیح اور شرمناک فعل ہے جو انسانیت کے لئے بدنما سیاہ داغ ہے۔جو تہذیب و تمدن کی نفی ہے، جوعقل ودانش کا ماتم ہے ،جو سنجیدگی اور معاملہ فہمی کا کینسر ہے اور جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی وجوہات پر ہونے والے واقعات بھی ایسی بد امنی باعث بنتے ہیں‌اور اس طرح آئے دن کوئی نہ کوئی واقعہ واقع رونما ہوتا ہے اور اسے مذہب کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔آخر ایسا کیوں ہے؟

اسی لئے کوئی مذہب نہیں جو امن کی تعلیم کو واضح رنگ میں بیان کرتا ہو اور پھر اس کی وضاحت بھی کرتاہو کہ حقیقی امن پیدا کرنے کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔اگر کوئی ایسا مذہبہے تو صرف ایک مذہب ہے اور وہ ہے اسلام۔جس کا پیغام ”السلام علیکم “ ہے اور ہر طرف امن پھیلانا ہی اس کا کام ہے۔

دنیا کا کوئی مذہب باہم دشمنی اور اس طرح چھپ کرنہتے اور غیر متعلق لوگوں پر جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔خاص طور پر ''اسلام'' کا تو نام ہی امن وسلامتی کا مفہوم اپنے اندر رکھتاہے۔اسلام کا نشان 'السلام علیکم' سلامتی کاپیغام اور دعا ہے۔اس وجہ سے یہ امر تو ذہن میں آ ہی نہیں سکتا کہ ایک مسلمان جو رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡن کی طرف منسوب ہوتاہے وہ ایسی کسی گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کر سکتاہے۔

ہماری آج کی دنیا میں جس کے متعلق سمجھا جاتاہے کہ یہ علم وفہم اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا ہے ،دہشتگردی بھی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔سائنس اور ٹیکنالوجی جو انسانی خدمت کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن سکتی تھی تباہی و بربادی کی طرف دھکیلتے ہوئے بدامنی ،بے چینی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کر رہی ہے۔مزدوری کے لئے گھر سے نکلنے والا ایک غریب آدمی یا کسی سُپر پاور کا سربراہ گھر سے باہر جاتے ہوئے برابر خوف کا شکار ہوتاہے کہ واپس خیریت سے گھر آ سکے گا کہ نہیں۔مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو سکول بھجواتے ہوئے ڈررہی ہوتی ہیں کہ ان کا بچہ کسی اغوا برائے تاوان کرنے والے ظالم درندے یا کسی دہشت گرد جنونی کے خودکش حملے کی زد میں تو نہیں آ جائے گا۔اور تو اور ایک نمازی ،نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتے ہوئے مطمئن نہیں ہوتا کہ وہ دلجمعی وسکون سے خدا کی عبادت کر کے واپس اپنے بچوں میں زندہ بھی آسکے گا یا مسجد کواپنے خون سے رنگین کرکے کسی خون کے پیاسے انسان نما وحشی کی پیاس کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

اسلامی شریعت میں انسان کو شرف وعزت کا مستحق قراردیتے ہوئے کسی ایک انسان کے قتل کو،قطع نظر اس کے کہ اس کا عقیدہ ومذہب اور طریق کار کیاہے، ساری انسانیت کے قتل سے تعبیر فرمایاہے۔اسلامی شریعت میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کراپنی صوابدید اور مرضی سے جس طرح چاہے لوگوں کو سزا دیتا پھرے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کسی جاہل متعصب مسلمان نے دو انگریز عیسائیوں کو قتل کردیا۔حضور نے اس حرکت کوخلافِ اسلام بلکہ اسلام کو بدنام کرنے کاباعث قرار دیتے ہوئے فرمایا :

''...ایسے نابکار لوگوں نے اسلام کو بدنام کرر کھاہے۔چاہئے تو یہ تھا کہ ان لوگوں کی ایسی خدمت کرتا اور ایسے عمدہ طور پر ان سے برتاؤ کرتا کہ وہ اس کے اخلاق اور حسن سلوک کو دیکھ کرمسلمان ہوجاتے۔مومن کا کام تو یہ ہے کہ اپنی نفسانیت کو کچل ڈالے۔لکھاہے کہ حضرت علیؓ ایک کافر سے لڑے۔حضرت علیؓ نے اس کو نیچے گرا

لیا اور اس کا پیٹ چاک کرنے کو تھے کہ اُس نے حضرت علیؓ پر تھوکا۔ حضرت علیؓ یہ دیکھ کر اس کے سینے پر سے اتر آئے۔ وہ کافر حیران ہوا اور پوچھا کہ اے علیؓ! یہ کیا بات ہے ؟ آپؓ نے فرمایا کہ میرا جنگ تیرے ساتھ خدا کے واسطے تھا۔ لیکن جب تُو نے میرے منہ پر تھوکا تو میرے نفس کا بھی کچھ حصہ مل گیا۔ اس پر مَیں نے تجھے چھوڑ دیا۔ حضرت علیؓ کے اس فعل کا اس پر بڑا اثر ہوا۔

مَیں جب کبھی ان لوگوں کی بابت ایسی خبریں سنتا ہوں تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم سے بہت دور جا پڑے ہیں اور بے گناہ انسانوں کا قتل ثواب کا موجب سمجھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 337 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مذہبی منافرت کو دور کرنے کے لئے اپنی کتب میں اسلام کی صلح پسند تعلیم بیان فرمائی۔ جبر و اکراہ اور مذہبی تشدد کے غلط عقائد وخیالات کی بدلائل تردید فرمائی۔ آپ کی آخری کتاب "پیغام صلح" مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کے ایسے اصولوں پر مشتمل ہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہم موجودہ منافرت و تشدّد کی خوفناک فضاء سے باہر نکل کر امن و سکون کی دنیا میں اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں۔

(عبدالباسط شاہد)

ΛΛΛΛΛΛΛΛΛ

(الفضل انٹرنیشنل (2) 22/جولائی تا 28/جولائی 2005ئ)